روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 6 اکتوبر 2001ء 18 رجب 1422 ہجری-6 اخاء 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 228

نیکی اور تقویٰ کی دعا

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سفر شروع کرنے سے پہلے جو دعا کرتے تھے اس کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں:

اے اللہ ہم اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ اور ایسے عمل کی توفیق مانگتے ہیں جس سے تو راضی ہو جائے۔

(صحیح مسلم کتاب الحج باب مایقول اذا رکب حدیث نمبر 2392)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

پاک مذہب وہی ہے جو قرآن کا معیار اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے؛ اگرچہ انسان بظاہر گھبراتا ہے کہ اس پاک مذہب کو میں کس طرح پاؤں-مگر یاد رکھو کہ جو یندہ یابندہ-صبر اور تقویٰ ہاتھ سے نہ دے؛ ورنہ خداتعالیٰ غنی ہے-اس کو کسی کی کیا پرواہ ہے-پس انسان خدا کے سامنے خاکسار بنے' تو اس پر لطف اور احسان کرتا اور اس کی آنکھیں کھول دیتا ہے-توبہ' دعا' استغفار کرے اور کبھی نہ گھبراوے-ہر ایک شخص بیمار ہے-اور کبھی صحت نہیں پاسکتا جب تک خدا کو نہ دیکھ لے-پس ہر وقت اداس اور دل برداشتہ رہے اور تمام تعلقات کو توڑ کر خدا سے تعلق پیدا کرے؛ ورنہ اس وقت تک جب تک کہ خدا سے نہیں ملا یہ گندہ اور نجس ہے-

خداتعالیٰ نے فرمایا ہے من کان فی ھذہ اعمٰی (-) (بنی اسرائیل:73) خدا پر یقین بڑی دولت ہے-پس اندھا وہی ہے جس کو اسی دنیا میں خدا پر پورا یقین حاصل نہیں ہوا-پس جب اس کا حسن' جمال' جلال اس پر ظاہر ہوگا' تو خدا کی تجلی ہوگی-اور پھر یہ دیکھ کر ممکن نہیں کہ گناہ کی طرف انسان رجوع کر سکے-پس گناہ بھی تبھی کرتا ہے-جب اس کو خدا پر شک پڑ جاتا ہے-پس جو شخص نفس کا خیر خواہ ہے اس کو تو خدا پر یقین ہونا چاہئے-مسیح کے زمانہ میں تو گناہ کی کمی تھی' مگر کفارہ نے دنیا کو گناہ سے پر کر دیا-

انسان اپنی کوشش سے کچھ نہیں کر سکتا-حدیث میں آیا ہے کہ تم سب اندھے ہو-مگر جس کو خدا آنکھیں دے-تم سب بہرے ہو مگر جس کو خدا کان دے وغیرہ وغیرہ-پس جب انسان کو خدا ہدایت دینے لگتا ہے تو اس کے دل میں ایک واعظ پیدا کر دیتا ہے-پس جب تک دل کا واعظ نہ ہو-تسلی نہیں ہو سکتی-پس دینی امور میں جب تک تقویٰ نہ ہو روح القدس سے تائید نہیں ملے گی-وہ شخص ضرور ٹھوکر کھا کر گرے گا-

اس دین کی جڑ تقویٰ اور نیک بختی ہے اور یہ ممکن نہیں جب تک خدا پر یقین نہ ہو-اور یقین سوائے خدا کے اور سے ملتا نہیں-اسی لئے فرمایا- والذین جاھدوا (-) (العنکبوت:70) پس انسان دنیا کو چھوڑ کر اپنی زندگی پر نظر ڈالے اور اپنی حالت پر رحم کرے کہ میں نے دنیا میں کیا بنایا-سوچے اور ظاہری الفاظ کی پیروی نہ کرے-اور دعا میں مشغول رہے تو امید ہے کہ خدا اس کو اپنی راہ دکھا دے گا-نیک دل لے کر خدا کے سامنے کھڑا ہو-اور رو رو کر دعائیں مانگے-تضرع اور عاجزی کرے-تب ہدایت پاوے گا-

(ملفوظات جلد دوم ص 331)

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل اور انعامی سکالرشپ کا اعلان

مکرم میاں محمد صدیق بانی (مرحوم) کی طرف سے ہر سال انٹرمیڈیٹ کے بورڈ کے امتحان میں پاکستان بھر میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے احمدی طالب علم/طالبہ کو مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ انعامات دیئے جائیں گے-

امتحان انٹرمیڈیٹ سالانہ (i) پری میڈیکل (احمدی طالب علم/طالبہ علم جو پاکستان بھر میں زیادہ نمبر لے گا) (ii) پری انجینئر نگ (احمدی طالب علم/طالبہ جو پاکستان بھر میں زیادہ نمبر لے گا) (iii) انٹرمیڈیٹ جنرل گروپ (پری میڈیکل اور پری انجینئر نگ کے علاوہ باقی تمام کمبینیشنز (احمدی طالب علم/طالبہ جو پاکستان بھر میں سالانہ امتحان میں سب سے زیادہ نمبر لے گا-

انٹرمیڈیٹ کے فائنل امتحان (بورڈ) میں ان تینوں شعبہ جات میں جو بھی احمدی طالبہ/طالب علم پاکستان بھر کے تمام احمدی طلبہ سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ ایک عدد گولڈ میڈل اور 25000 روپے سکالرشپ کا مستحق قرار پائے گا- (خواہ اس کی بورڈ میں کوئی پوزیشن ہو یا نہ ہو-)

انٹرمیڈیٹ کا امتحان 2001ء دینے والے تمام احمدی طلباء و طالبات خواہ ان کا تعلق پنجاب سندھ' سرحد بلوچستان یا آزاد کشمیر کے کسی بھی بورڈ سے ہو اگر وہ قواعد پر پورا اترتے ہوں تو اس انعامی مقابلہ میں شامل ہو سکتے ہیں-

قواعد و ضوابط

1-اس سکیم کا اطلاق انٹرمیڈیٹ بورڈز کے سالانہ امتحان 2001ء سے ہوگا-(اس سے پہلے کا کوئی کیس اس سکیم میں شامل نہ ہو سکے گا-)

2-اس سکیم کا اطلاق صرف اور صرف First Annual Examination پر ہوگا-

3-improve Division یا By Part کرنے والے طلبہ اس مقابلہ میں شامل ہونے کے اہل نہ ہوں گے-

4-سالانہ امتحان 2001ء میں 800 یا 800 سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء و طالبات درخواست دینے کے اہل ہوں گے-

5-طالبات اور طلباء کے لئے الگ الگ معیار نہ ہیں بلکہ اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا-وہ انعام کا مستحق قرار پائے گا-

باقی صفحہ 7 پر

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر (نمبر 177)

''دی لیکچر سیالکوٹ'' کی تصنیف

اور جلسہ عام

حضرت حافظ محمد حیات صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس حافظ آباد کا چشمدید اور حلفیہ بیان بابت لیکچر سیالکوٹ (یکم نومبر 1904ء) مفصل کوائف کے تعلق میں۔ (یاد رہے یکم جون 1974ء کو حافظ آباد میں راہ مولیٰ میں اپنے خون کا نذرانہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے والے چوہدری شوکت حیات خاں صاحب آپ ہی کے فرزند دلبند تھے) حضرت حافظ صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

جہاں تک میرا حافظہ مدد کر سکتا ہے، دوسری صبح کو حضور نے قادیان واپس جانا تھا۔ کہ اکثر دوستوں اور دیگر مذاہب والوں نے تحریک کی کہ آپ کا ایک لیکچر سیالکوٹ ہو جائے حضور والا نے باوجودیکہ طبیعت ناساز ہے درخواست کو منظور فرمالیا۔ ایک دن وقفہ کے تاریخ مقرر ہو گئی۔ جموں، سیالکوٹ چھاؤنی، وزیر آباد، لاہور، گجرات اطلاع ہو گئی۔ میں نے اپنے افسر سردار گوردت سنگھ صاحب انسپکٹر پولیس شہر سیالکوٹ سے عرض کر دیا۔ کہ زیادہ کسی انتظام کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنے محلّہ میں جلسہ گاہ بنایا گیا ہے۔ مخالفین کا وہاں دخل نہ ہو گا۔ دوسرے دن پھر میں حاضر ہوا۔ کہ انتظام وغیر مناسب دیکھ لوں۔ حضور کی نسبت دریافت پر معلوم ہوا کہ بالا خانہ کے سقف پر لیکچر تحریر فرمارہے ہیں۔ تنہا آپ ہیں۔ کسی کو جانے کی نسبت حکیم صاحب نے منع کیا ہوا ہے۔ ملاقاتی لوگ واپس جارہے ہیں۔ اگرچہ خلاف ورزی حکم حکیم حسام الدین صاحب تھی۔ نیز ان کی طبیعت بھی غصہ والی تھی۔ سب گھر والے و دوست آشنا ان سے ڈرتے تھے۔ مگر میرے دل میں یہ ایک عشق تھا۔ کہ دیکھوں حضرت صاحب کس طرح مصروف ہیں۔ حکیم صاحب نے اگر دیکھ لیا۔ یا کسی نے بتادیا۔ تو ان کے خفا ہوتے جلدی جلدی نکل جاؤنگا۔ یہ بھی ممکن تھا۔ کہ مجھے وردی میں ملبوس دیکھ کر حکیم صاحب معاف کر دیں گے۔ یہی بات دل میں ٹھان کر زینہ کے راستہ کوٹھے پر چلا گیا۔ اور آخری دروازہ کی اوٹ میں خاموشی سے کھڑا ہو گیا۔

میں حلفیہ بیان کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ سقف مکان کے اوپر چاروں کونوں پر چھوٹے چھوٹے شہ نشین تھے۔ اور ان کے اندر بڑی بڑی چار دواتیں سیاہی کی ہر شہ نشین پر ایک ایک کر کے پڑی ہوئی تھیں۔ حضرت صاحب کے ہاتھ میں لوہے کا قلم تھا۔ سر پر چھوٹی سی اونی ٹوپی جو دستار مبارک میں رکھتے تھے پہنی ہوئی تھی۔ اور جلدی جلدی چلتے جاتے تھے اور دوات کا ڈوبہ ایک جگہ سے لے کر پھر دوسری جگہ سے لیتے تھے۔ اور کاغذات لکھ لکھ کر لپیٹتے جاتے تھے۔ جب سارا ورق لکھا جاتا تھا۔ تو نیچے زمین پر پھینک دیتے تھے۔ اکثر جگہ پر یہ کاغذ پڑے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک لڑکا جوان عمر کا آیا۔ اور جلدی میں سب کاغذات لے کر چلا گیا، میں نے آہستہ آہستہ اس سے پوچھا تم کیا کرو گے، اس نے کہا کہ میں کاپی نویس ہوں، اور میری مدد پر دو چار آدمی نیچے بیٹھے ہیں۔ کوئی کتاب نہیں دیکھی۔ خدا کا جری چلتے چلتے لکھتا جاتا ہے، اور کاغذات کے انبار پھر ہو جاتے ہیں۔ دوسرا کاپی نویس آیا اور وہ لے گیا۔ سلطان القلم کا نقشہ میرے سامنے آگیا۔

دوستو! آپ بھی منشی ہیں، میں بھی نوشت خواند کے کام میں محکمہ پولیس میں مشہور تھا۔ مگر ایک خط کسی دوست کو یا کوئی سرکاری رپورٹ لکھنی ہو۔ تو کسی قدر محنت و میز کرسی یا تکیہ غالیچہ کے فرش پر بیٹھ کر لکھتے ہیں۔ ان ایام میں میں نے کوشش کی کہ ایک کارڈ چلتے چلتے لکھوں۔ مگر لکھ نہ سکا۔

انجام کار لیکچر تیار ہو گیا۔ اور چھاپہ خانہ چلا گیا۔ جلسہ گاہ مکمل ہے۔ کہ حضور کو کسی شخص نے چٹھی لکھی یا کسی نے زبانی ذکر کیا ہو یک لخت حکم صادر ہوا۔ کہ ہمارا لیکچر باہر کھلے میدان یا کھلی جگہ میں ہونا چاہئے۔ یہ محلہ والی جگہ لوگ پسند نہیں کرتے ہیں۔ بانیان جلسہ کے لئے یہ کس قدر مشکل بات تھی۔ سب حیران رہ گئے۔ کہ کیا کیا جاوے حکیم صاحب کے والد میر حامد شاہ صاحب و چوہدری محمد سلطان صاحب میونسپل کمشنر والد مولوی عبدالکریم صاحب و ڈاکٹر اقبال کے والد و بھائی سب ہوشیار آدمی تھے۔ یہ مجھے علم نہیں۔ کہ کس طرح فوراً خبر مشہور ہو گئی کہ لیکچر سرائے مہاراج جموں و کشمیر میں جو ریلوے اسٹیشن سیالکوٹ کے قریب ہی ہو گا۔ سرائے کا انتظام ہو گیا ہے۔ کیونکہ بلحاظ مذہبی تعصب کے کسی جگہ کے ملنے کی امید نہ تھی۔ شہر سیالکوٹ ایک کارزار بن گیا۔ آبادی شہر سے لے کر سرائے تک مولوی صاحبان کے اڈے علیحدہ علیحدہ سائبانوں کے نیچے لگ گئے۔ میں غلطی نہ کر جاؤں۔ دیر کا معاملہ ہے۔ ایک اڈہ مولوی ابراہیم کا، ایک پیر جماعت علی شاہ کا اور دو چار اور اڈے تھے۔

بڑے بڑے سائن بورڈ لگائے گئے کہ کوئی مسلمان مرزا صاحب کے لیکچر میں نہ جاوے۔ شہر سیالکوٹ کے وسط میں ایک مسجد دو دروازہ والی کہلاتی ہے۔ وہاں پر ایک جم غفیر موجود تھا۔ راہ گزرنے والوں کو سخت تکلیف تھی بدزبانی کی جاتی تھی۔ پولیس کو بھی اب انتظام کی فکر ہو گئی۔ چنانچہ سرائے کے اندر عین جلسہ گاہ میں مسٹر بٹی صاحب بہادر پولیس افسر و شہزادہ محمد یوسف خان صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کی نوکری لگ گئی۔ پولیس کا انتظام خاطر خواہ تھا۔ سردار گوردت سنگھ صاحب انسپکٹر پولیس ایک مشہور سراغرساں افسر تھے۔ شہری زندگی سے کچھ بے خبر تھے۔ میں نے ان کو ہر طرح سے تسلی دہی۔ کہ آپ ذرا بھر فکر نہ کریں'' چنانچہ خدا کا جری شاہانہ سواری اور جلوس کے ساتھ روانہ ہوا۔ میں دوستوں کے ساتھ جلوس کے ہمراہ تھا۔ ڈاکٹر اقبال صاحب کے والد کی دوکان کے پاس اچانک میرے دل میں یہ بات آگئی۔ کہ حضرت صاحب کی بند گاڑی کے آگے بیٹھ جاؤں۔ چنانچہ میں آگے بیٹھ گیا۔ جلوس خدا کے فضل سے خیر و عافیت کے ساتھ سرائے میں پہنچ گیا۔ معلوم ہوا کہ حافظ سلطان امام مسجد نے اپنے شاگردوں کے جھولیوں میں راکھ کوڑا کرکٹ ڈال رکھا تھا۔ کہ حضرت صاحب پر یہ راکھ پھینکی جاوے۔ انہوں نے یہ حرکت بد کی۔ مگر آخیر پر وہ ان کے اپنے آدمیوں کے سر پر پڑی۔ میں ابھی ذکر کروں گا۔ کہ حافظ سلطان حکیم نبی بخش کون شخص تھے۔ اور ان کا کیا انجام ہوا۔

سرائے کا جب بڑا دروازہ کھلا۔ تو بکثرت لوگ داخل گئے۔ اور جلسہ گاہ میں پہلے تمام جگہ کرسی، بنچ، شرفاء و روساء وغیرہ سے پر ہو گئے تھے۔ مگر مولوی صاحبان کے اڈہ والے لوگ بھی دوڑ دوڑ کر سرائے کے اندر آگئے۔ اور شامل جلسہ ہوئے۔ مولوی صاحبان دیکھتے رہ گئے۔ اور اکیلے میز کرسی پر ہاتھ بجاتے رہے۔

لیکچر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے جس طریق سے پڑھا۔ وہ دوست جانتے ہیں۔ جو وہاں موجود تھے یا جنہوں نے لیکچر سنے ہوئے تھے۔ ایک سناٹا چھایا ہوا تھا۔

غرضیکہ یہ لیکچر بخیر و خوبی ختم ہوا۔ دعا کے بعد یہ جلسہ ختم ہوا۔ سامعین خواہ کسی مذہب و ملت کے ہوں سب بشاش نظر آتے تھے۔

(الحکم 7-14 جولائی 1938ء صفحہ 3)

انفارمیشن ٹیکنالوجی نمائش اور کانفرنس 2001ء

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) مورخہ 10-11 نومبر 2001ء کو ایوان محمود ربوہ میں انفارمیشن ٹیکنالوجی نمائش اور کانفرنس کا انعقاد کر رہی ہے۔ پاکستان بھر سے احباب اور IT سے تعلق رکھنے والے پروفیشنلز اس نمائش میں شرکت کر رہے ہیں۔ یہ نمائش درج ذیل پروگرامز پر مشتمل ہو گی۔

سافٹ ویئر مقابلہ

امسال ''تجدید اور چندہ سسٹم'' کا عنوان سافٹ ویئر مقابلہ کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔

جو احباب اور ممبرز سافٹ ویئر مقابلہ میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ جلد از جلد اپنے چیپٹرز کے صدران کو نام رجسٹر کروادیں۔

شعبہ ہارڈ ویئر

اس شعبہ میں ملک بھر سے مختلف کمپنیاں، ادارے اور افراد ذوق و شوق سے حصہ لے رہے ہیں۔

کمپیوٹر سے متعلقہ مختلف اقسام کی اشیاء اس شعبہ میں رکھی جاسکتی ہیں۔

اس سلسلہ میں چیپٹر صدر سے رابطہ فرمائیں۔

ٹیوٹوریلز (Tutorials)

IT سے متعلقہ اہم شخصیات درج ذیل عناوین پر لیکچرز دیں گی۔ ان Tutorials میں بیان کی گئی مفید معلومات نوجوانوں کے لئے بہت اہمیت کی حامل ہوں گی۔

1- Globalization and Multilingual Application Development

2- Broadband Telecom Networks

3-Software Engineering Practices

اگر آپ ان مفید ٹیوٹوریلز میں حصہ لینا چاہتے ہیں تو آج ہی اپنے صدر چیپٹر کے پاس نام رجسٹر کروائیں۔

کوشش کی جائے گی کہ یہ I.T نمائش اور کانفرنس بین الاقوامی معیار کی ہو اور کمپیوٹر ایسوسی ایشن (AACP) کے پلیٹ فارم کے ذریعہ احمدی نوجوانوں کو I.T سے متعلقہ مفید معلومات پہنچائی جائیں تاکہ وہ اس فیلڈ میں آگے سے آگے ترقی کر سکیں۔

مزید معلومات کے لئے درج ذیل فون نمبر یا ای میل پر جنرل سیکرٹری ایسوسی ایشن سے رابطہ فرمائیں۔

فون نمبر 211668

ای میل kaleemqureshi@hotmail.com

(چیئرمین: ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز)

تحریک جدید اور ذیلی تنظیمیں

سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر جملہ ذیلی تنظیموں کو نام لے لے کر تحریک جدید سے ہمہ جہتی تعاون کرنے کے لئے ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا کہ ''اس کے (تحریک جدید) کے مطالبات کی اہمیت بتا کر لوگوں کے اندر زیادہ سے زیادہ قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کیا جاوے۔''

(مطالبات ص 177)

اب جبکہ تحریک جدید کا سال اختتام پذیر ہو رہا ہے اور ابھی بہت سی موعودہ رقوم قابل وصول ہیں تو انصار، لجنہ اور خدام اپنے اپنے مقام پر قربانی اور ایثار کے حوالے سے وصولی کے کام کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کرنے کا اہتمام کریں

(وکیل المال اول تحریک جدید)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت منشی فیاض علی صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت مسیح موعود نے 1880ء سے 1884ء تک براہین احمدیہ کی چار جلدیں شائع فرمائیں۔ یہ زمانہ دین کے لئے ایک پر آشوب زمانہ تھا۔ ہر طرف سے دین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر حملے ہو رہے تھے خاص طور پر عیسائی اور آریہ ایسے حملوں میں پیش پیش تھے دین کے دفاع اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے بیان میں اس کتاب براہین احمدیہ میں حضرت مسیح موعود نے ایسے قطعی دلائل اور براہین تحریر فرمائے کہ جن کا جواب کسی مخالف کیلئے ممکن نہیں تھا۔

اس کتاب کی تمام ہندوستان میں اشاعت ہوئی اور دور نزدیک کے علاقوں میں حضرت مسیح موعود نے خود اس کتاب کو بذریعہ ڈاک ارسال فرمایا۔ جہاں یہ کتاب دشمنان دین پر بجلی بن کر گری۔ وہاں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقان اور دین حق کے پیروکاروں کے لئے ایک نوید آسمانی کے طور پر ظاہر ہوئی۔ اور جس جس نے بھی اس کتاب کا نیک نیت اور سچے ارادے کے ساتھ مطالعہ کیا اس پر دین حق کا حسن اور قرآن کا مرتبہ ظاہر ہوا اور وہ کتاب کے مصنف یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا گرویدہ ہو گیا۔

ان ہی میں سے ایک بزرگ حضرت منشی عبدالرحمن صاحب کپورتھلوی بھی تھے۔ آپ ضلع میرٹھ یوپی کے قصبہ سراوہ کے رہنے والے تھے اور چھوٹی عمر میں اپنے والد کے ہمراہ ریاست کپورتھلہ میں آ گئے تھے اور یہاں پر ملازمت اختیار کر لی تھی۔

آپ براہین احمدیہ کا مطالعہ کرتے ہی حضرت مسیح موعود کے معتقد ہو گئے اور جب بیعت کرنے کا اعلان شائع ہوا تو استخارہ کرنے کے بعد فوراً بیعت کرنے کے لئے لدھیانہ روانہ ہو گئے اور بیعت اولیٰ میں شامل ہو گئے۔

حضرت منشی عبدالرحمن صاحب کے ایک دوست جو کہ ان کے ساتھ بچپن میں اکٹھے پڑھے اور کھیلے اور وہ بھی سراوہ ضلع میرٹھ کے رہنے والے تھے کا نام حضرت منشی فیاض علی کپورتھلوی تھا۔ آپ کو حضرت منشی عبدالرحمن صاحب نے سراوہ سے بلوا کر ریاست کپورتھلہ کی فوج میں کلرک مقرر کروا دیا، اپنے مکان میں ہی رہائش کے لئے انتظام کر دیا اور اس طرح دونوں دوست ایک دفعہ پھر کپورتھلہ میں اکٹھے ہو گئے۔

حضرت منشی عبدالرحمن صاحب اپنے دوست کو براہین احمدیہ شائع ہونے کے وقت سے ہی سمجھاتے رہتے تھے اور بیعت کر لینے کے بعد ان کو بھی بیعت کرنے کی ترغیب دی۔

واقعہ بیعت

چنانچہ جلد ہی حضرت منشی فیاض علی صاحب قادیان تشریف لے گئے اور حضرت مسیح موعود کی دستی بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ اپنی بیعت کا واقعہ خود تحریر فرماتے ہیں کہ ”دعویٰ مسیحیت سے دو سال پہلے 1889ء میں بمقام قادیان بیعت کر میں بہ تن واحد بیعت کی۔ ایک عرصہ دراز تک میرے واسطے دعا کی گئی“۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 29 جنوری 1958ء)

رجسٹر بیعت میں حضرت منشی فیاض علی صاحب کا نمبر 123 درج ہے بیعت کی تاریخ 21 اگست 1889 تحریر ہے۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود سے محبت اور اخوت کا ایسا گہرا رشتہ قائم ہوا جو زندگی کے آخری سانس تک قائم رہا۔

کپورتھلہ میں حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے والے بزرگوں کی ایک بہت مخلص جماعت قائم ہوئی جو حضور کے ہر ارشاد پر جان نثار کرنے والی اور ہر اشارے پر لبیک کہنے والی جماعت تھی۔ آپ اسی جماعت میں شامل تھے اور اس جماعت کے متعلق حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے کہ ”جماعت کپورتھلہ دنیا میں میرے ساتھ رہی ہے اور قیامت کو بھی میرے ساتھ ہوگی“

اس دوران میں آزمائش کی گھڑیاں بھی آئیں۔ 1890ء کے آخر میں حضرت مسیح موعود نے وفات مسیح ابن مریم علیہ السلام کا اور اپنے مثیل مسیح ہونے کا اعلان فرمایا۔ بعض لوگوں نے اس موقع پر حضرت مسیح موعود کا ساتھ چھوڑ دیا۔ لیکن یہ بزرگ اپنے عہد بیعت پر پوری دلجمعی کے ساتھ قائم رہے اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ رہے۔

جلسہ 1892ء میں شمولیت

1892ء میں حضرت مسیح موعود نے دوسرے جلسہ سالانہ پر اپنے دوستوں کو بلایا تو باوجود اس کے کہ اس جلسہ کی بہت مخالفت کی گئی لیکن جلسہ کامیاب ہوا اور 327 احباب نے اس میں شرکت کی۔ ان میں کپورتھلہ کی جماعت میں سے شریک ہونے والوں میں ایک منشی فیاض علی صاحب بھی تھے اور قادیان میں ایک مطبع قائم کئے جانے کی تحریک میں چندہ لکھوانے والوں کی ایک فہرست مرتب کی گئی تو انہوں نے اس تحریک میں تین روپے سالانہ چندہ کا وعدہ لکھوایا۔ اس جلسہ کے متعلق حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا۔

”1891ء کے جلسہ سالانہ میں صرف 75 افراد نے شرکت کی تھی اور جب بڑی تکلیف برداشت کر کے مولوی محمد حسین بٹالوی نے میرے خلاف کفر کا فتویٰ تیار کیا تو 327 کی تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ یہ خدا تعالیٰ کی عظیم الشان قدرتوں کا نشان ہے کہ بٹالوی صاحب اور ان کے ہم خیال علما کی کوششوں کا الٹا نتیجہ نکلا“۔

(رفقائے احمد جلد چہارم ص 29)

حضرت منشی فیاض علی صاحب نے تحریر فرمایا کہ

میں سفر اور حضر میں حضرت مسیح موعود کے ساتھ رہا ہوں اور سوائے چند ایک کے تمام مباحثات اور اول سے آخر تک ساتھ رہا ہوں“

اپنے سفر دہلی کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”عوام قتل کرنے کے واسطے گھر سے تیاریاں کر کے آئے تھے۔ حضور کے ساتھ بھی جانثار بارہ ہی حواری تھے۔ ان میں سے ایک یہ خاکسار بھی تھا۔

(روزنامہ الفضل 29 جنوری 1958ء)

حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب ”ازالہ اوہام“ ”آئینہ کمالات اسلام“ اور ”انجام آتھم“ میں آپ کا نام اپنے مخلص مریدوں کے طور پر تحریر فرمایا:

انجام آتھم میں حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا:

”چونکہ صحیح حدیث میں آ چکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ (رفقاء) کا نام درج ہوگا۔ اس لئے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیشگوئی آج پوری ہو گئی۔ یہ تو ظاہر ہے کہ پہلے اس سے (-) کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا کہ جو مہدویت کا مدعی ہوتا اور اس کے وقت میں چھاپہ خانہ بھی ہوتا اور اس کے پاس ایک کتاب بھی ہوتی جس میں تین سو تیرہ نام لکھے ہوئے ہوتے۔ اور ظاہر ہے کہ اگر یہ کام انسان کے اختیار میں ہوتا تو اس سے پہلے کئی جھوٹے اپنے تئیں اس کا مصداق بنا سکتے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ خدا کی پیشگوئیوں میں ایسی فوق العادت شرطیں ہوتی ہیں کہ کوئی جھوٹا ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اور اس کو وہ سامان اور اسباب عطا نہیں کئے جاتے جو سچے کو عطا کئے جاتے ہیں“۔

چنانچہ اس کتاب میں حضرت مسیح موعود نے اپنے 313 رفقاء کے نام تحریر فرمائے اور اس فہرست میں گیارہویں نمبر پر حضرت منشی فیاض علی صاحب کپورتھلوی کا نام درج فرمایا۔

حضرت منشی فیاض علی صاحب نے تحریر فرمایا۔

میں نے حضرت مسیح موعود کے بہت نشان دیکھے ہیں جو کتابت میں نہیں آئے۔ حضرت مسیح موعود کی دعا سے مجھ پر ایک یہ بھی خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ میرے یا میری اولاد کی نسبت خوشی یا غم کا کوئی واقعہ جو ہونے والا ہوتا ہے خدا تعالیٰ قبل از وقت مجھ کو اطلاع دے دیتا ہے اور بعض امور جو مبرم نہیں ہوتے وہ دعا سے بدل بھی دیتا ہے“۔

(روزنامہ الفضل 29 جنوری 1958ء)

حقہ چھوڑنے کا واقعہ

اپنی بیعت کے ابتدائی زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

”بیعت کے ابتدائی زمانہ میں نیاز مند حقہ بہت کثرت سے پیا کرتا تھا حتیٰ کہ کسی وقت بھی چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ بمقام جالندھر حضرت اقدس نے ایک جلسہ میں وعظ فرماتے ہوئے حقہ کی بہت ہی مذمت فرمائی۔ جلسہ میں خاکسار بھی شریک تھا۔ میں نے عرض کیا مجھ سے حقہ کا چھوٹنا غیر ممکن ہے۔ اگر حضور دعا فرمائیں اور وہ قبول ہو جائے اور اس کا دل پر اثر ہو۔ اس طرح چھوٹ جائے تو چھوٹ جائے۔ حضور نے فرمایا آؤ ابھی دعا کریں۔ حاضرین سے فرمایا تم آمین کہتے رہنا۔ اتنی دیر دعا فرمائی کہ حاضرین ہاتھ اٹھانے میں اکتائے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔

اس کے بعد میں نے خواب میں دیکھا۔ ایک نہایت نفیس حقہ میرے سامنے لایا گیا۔ میں نے پینے کی خواہش کر کے اس کی نئے منہ سے لگانی چاہی تو حقہ کی نے سیاہ سانپ بن کر میرے منہ کے سامنے لہرانے لگی۔ اس حالت کو دیکھ کر میرے دل میں خوف طاری ہو گیا اور میں نے اس سانپ کو مار ڈالا۔ پھر میں نے حقہ نہیں پیا اور اب میرے دل کو اس قدر حقہ سے نفرت ہے کہ شاید سکھ قوم کو بھی اس قدر نہ ہوگی“۔

(روزنامہ الفضل 29 جنوری 1958ء)

حضرت مسیح موعود کی
صداقت کا ایک نشان

کپورتھلہ میں اپنی ملازمت کے دوران حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک اور نشان جو آپ کی ذات میں پورا ہوا کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

''خاکسار پلٹن کپورتھلہ میں دفتر کا ہیڈ کلرک تھا۔ پلٹن کا کرنل سکھ مذہب کا تھا اور (احمدیوں) کا بڑا دشمن اور سخت متعصب تھا۔ وہ ہر وقت میری علیحدگی کی فکر میں لگا رہتا تھا۔ جب کوئی قصور نہ دیکھا تو بالآخر اس نے میری نسبت یہ نوٹ دے دیا کہ میں فیاض علی کے کسی کام کا ذمہ دار نہیں ہوں۔ لہٰذا اس کو پلٹن سے نکال دیا جاوے اس کی وجہ سے میری جان ایک مصیبت میں تھی۔ میں نے یہ تمام واقعات حضرت اقدس کی خدمت میں لکھ کر بھیج دیئے اور دعا کی استدعا کی حضور نے بذریعہ اپنے دستخطی تحریر کے مجھ کو اطلاع دی کہ دعا کی گئی غیر اللہ سے خوف کرنا خدا کے ساتھ شریک کرنا ہے۔ ہرگز نہیں ڈرنا چاہئے اور ہر ایک نماز فرض کے بعد 33 مرتبہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھ لیا کرو۔ میں اس پر عمل کرتا رہا۔ اس کے ساتھ مجھ کو رویا کا سلسلہ شروع ہو گیا کہ ایسا ہو گا۔ بالآخر کرنل کی درخواست راجہ صاحب کی خدمت میں پیش ہوئی۔ کرنل اس مرتبہ کا آدمی ہے کہ راجہ صاحب اس کے مکان پر آ کر اس کی دعوت میں شریک ہوئے ہیں۔ راجہ صاحب عرضی پر قلم لکھاتے ہیں کہ کرنل کو لکھ دو کہ فیاض علی کو حکماً رکھنا ہوگا۔ اس کے بعد کرنل میری بہت عزت کرتا رہا اور پھر اسی پر بس نہیں کرنل پلٹن سے علیحدہ کر دیا گیا اور نیاز مند اسی ملازمت پر بدستور قائم رہا''۔

بیت کپورتھلہ کا نشان

حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک اور واقعہ جو آپ کے ساتھ بیتا بہت مشہور ہے۔ اس کا تذکرہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی جلسہ سالانہ یوکے کی 1994ء کی تقریر میں بھی فرمایا اس کا بیان حضرت منشی صاحب اپنی زبان سے یوں تحریر فرماتے ہیں:

''(بیت) کپورتھلہ بھی حضرت مسیح موعود کے نشانوں میں سے ایک بڑا نشان ہے۔ اور اس کی نسبت پیشگوئی میری تحریک سے ہوئی تھی۔ بانی (بیت الذکر) غیر احمدی حاجی ولی اللہ ریاست کا جج تھا۔ اولاد نہیں تھی۔ تقسیم وراثت میں اس نے برادر زادے مسمی حبیب الرحمن احمدی رئیس حاجی پور کو متولی (بیت الذکر) قرار دیا۔ مگر مخالفین نے مل کر احمدیوں کو بیت الذکر سے نکال دیا۔

حضرت اقدس سے دریافت کیا گیا۔ حضور نے فرمایا اپنے حقوق کو چھوڑنا گناہ ہے۔ اس پر عدالت میں مقدمہ دائر کیا گیا۔ یہ مقدمہ سات سال تک اپیل در اپیل زیر تجویز رہا۔ خاکسار بار بار حضور کو دعا کے واسطے توجہ دلاتا تھا۔ لدھیانہ کے مقام پر حضور والا وعظ فرما رہے تھے گردونواح کے احمدی اور بہت سی مخلوق جمع تھی۔ اختتام وعظ پر میں نے دعا کے واسطے عرض کیا تو آپ نے ایک جلالی رنگ میں فرمایا ''کچھ ضرورت دعا کی نہیں ہے۔ اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے تو (بیت الذکر) تمہارے پاس واپس آئے گی''۔

(روزنامہ الفضل 29 جنوری 1958ء)

میں نے یہ پیشگوئی مدعا علیہم اور شہر کے باشندوں کو سنا دی اور (بیت الذکر) میں ایک تحریر قلم سے لکھ کر چسپاں کر دی۔

شفاعت احمد ڈاکٹر پہلے کپورتھلہ میں تھا اب امرتسر میں کام کرتا ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ اگر (بیت الذکر) تمہارے پاس چلی گئی تو میں مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے پر ایمان لے آؤں گا۔ اس کو زعم تھا کہ حاکم غیر احمدی ہے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ (بیت الذکر) احمدیوں کو دیدے بلکہ اسی حاکم کے ایماء پر احمدیوں کو (بیت الذکر) سے نکالا گیا تھا۔ اپیل اسی حاکم کے پاس پیش تھی۔ پہلی ہی پیشی میں فریقین کی موجودگی میں اس نے کہا بیت الذکر کا بانی غیر احمدی تھا۔ لہٰذا یہ بیت غیر احمدیوں کو دیدی جائے گی اور احمدی اپنی علیحدہ بیت الذکر بنا دیں۔ میں پرسوں مسل پر حکم لکھ دوں گا۔ ڈاکٹر مذکور نے مجھ سے کہا کہ (بیت الذکر) تو غیر احمدیوں کو مل گئی مسیح موعود کی پیشگوئی کہاں گئی۔ میں نے اس کو جواب دیا ابھی دو رات درمیان میں ہیں اور اس سے بالاتر ایک اور احکم الحاکمین ہے۔ اس کا انتظار کرو کہ وہ ہم میں اور تم میں کیا فیصلہ کرتا ہے۔ اور دیکھ لینا زمین اور آسمان ٹل جائیں۔ مگر مسیح موعود کے منہ کی باتیں نہیں ٹلیں گی۔

اب تیسرا دن آتا ہے مگر کام کی وجہ سے اس مسل کی پیشی کی نوبت ہی نہیں آتی۔ اب ایک دن اور گزرتا ہے۔ دن کے دس بج گئے ہیں۔ اور حاکم اور اس کے بیٹے نے کھانا کھایا ہے۔ سواری کچہری جانے کے واسطے آ گئی ہے۔ بیٹا سامنے چبوترے پر ٹہل رہا ہے۔ خدمت گار چلم بھرنے کیلئے باورچی خانہ میں گیا ہے۔ جتنے عرصہ میں وہ چلم بھر کر لاتا ہے۔ حاکم حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو جاتا ہے۔ اور مسل پر حکم لکھنے کی حسرت اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کی جگہ ایک اور سلسلہ کا بڑا ہی سخت متعصب آتا ہے اور بیت الذکر کے بارہ میں وہ اس سے بھی زیادہ مخالف ہے۔ یہ مقدمہ چیف کورٹ میں تھا اور اس کے تین جج تھے۔ اس کی رائے سے دوسرے دو ججوں کو اتفاق نہیں تھا۔ اب یہ تجویز قرار پائی کہ کسی بیرسٹر علاقہ انگریزی سے رائے طلب کی جائے۔ پچاس روپے اس کے واسطے لئے گئے اور مسل کچہری میں پہنچ گئی۔ اتفاق کی بات ہے کہ جس بیرسٹر سے رائے طلب کی گئی وہ آریہ تھا۔ مدعا علیہم نے اپنے حصول مطلب کے واسطے ہر ممکن کوشش کی مگر نا کام رہے۔ اور بیت الذکر کا احمدیوں کے حق میں فیصلہ دے دیا گیا''۔

(روزنامہ الفضل 29 جنوری 1958ء)

وفات

حضرت منشی فیاض علی صاحب 16 اکتوبر 1935ء کو دہلی میں وفات پا گئے آپ کا جنازہ قادیان لایا گیا اور جمعہ کی نماز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔

آپ کی اولاد تین لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں وہ سب کے سب اللہ کے فضل سے جوان صالح اور جوشیلے احمدی تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ پر اللہ کا خاص فضل ہے کہ میرے بچے اعلیٰ تعلیموں تک پہنچے۔

آج اللہ کے فضل سے آپ کی نسل ایشیا، یورپ اور امریکہ میں پھیل چکی ہے۔ اور خصوصیت سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے ڈاکٹر، انجینئر اور پروفیسر وغیرہ بن چکے ہیں۔

غرض حضرت منشی صاحب کی تیسری نسل خدمت دین میں کوشاں ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت منشی فیاض علی صاحب کپورتھلوی کے درجات بلند کرے اور ان کی نسل کو قیامت تک حضرت مسیح موعود کی جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے آمین ثم آمین۔

کلام حضرت مسیح موعود

کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہر گز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے
خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت، یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

بیسویں صدی کی اہم ایجادات

سال	ایجاد	موجد	ملک
1904ء	ٹریکٹر	ہالٹ	امریکہ
1907ء	ویکیوم کلینر	اسپنگلر	امریکہ
1913ء	ایکسرے ٹیوب	کولج	امریکہ
1914ء	ملٹری ٹینک	Swinton	امریکہ
1916ء	کونٹیکٹ لینس	Tuohy	امریکہ
1917ء	الیکٹرک ریزر	Schick	امریکہ
1924ء	لاؤڈ اسپیکر	Rice\kellogg	امریکہ
1928ء	کلر ٹی وی	Baird	اسکاٹ لینڈ
1930ء	اسکاچ ٹیپ	Drew	امریکہ
1931ء	الیکٹرونک مائیکرو اسکوپ	Knoll\Ruska	جرمنی
1938ء	فوٹو کاپیئر	Carlson	امریکہ
1939ء	ہیلی کاپٹر	Sikorsky	امریکہ
1940ء	راڈار	واٹسن واٹ	اسکاٹ لینڈ
1942ء	الیکٹرونک کمپیوٹر	Atana Soff\Berry	امریکہ
1947ء	مائیکرو ویو اوون	اسپینسر	امریکہ
1947ء	ٹرانزسٹر	شوکلے/براٹائن	امریکہ
1969ء	ویڈیو ٹیپ	سونی	جاپان
1970ء	فلاپی	ڈاکٹر ناکامائس	امریکہ
1971ء	مائیکرو پروسیسر	انٹیل کارپوریشن	امریکہ
1972ء	ویڈیو ڈسک	فلپس کمپنی	ہالینڈ
1972ء	سی ڈی	RCA	امریکہ
1973ء	سی ٹی اسکین	Hounsfield	انگلستان
1973ء	مائیکرو کمپیوٹر	Truong	فرانس
1978ء	گن سائلنسر	میکسم ایچ پی	امریکہ
1979ء	سی ڈی پلیئر	سونی/فلپس کمپنی	جاپان
1982ء	مصنوعی دل	Jarvik	امریکہ
1987ء	کمپیوٹر لیپ ٹاپ	Sinclair	انگلستان

(جنگ یکم جنوری 2000ء)

حمید احمد صاحب

عالمی خلائی اسٹیشن

(International Space Station)

روز بروز سائنسدان مختلف جہات سے انسانی بقا کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں ایک طرف وہ زمین میں انسانی زندگی کو درپیش مسائل مثلاً بھوک، صاف پانی کی فراہمی، مناسب ادویات کی فراہمی، ماحول کی آلودگی وغیرہ سے نبرد آزما ہیں تو دوسری طرف وہ زمین سے باہر دوسرے سیاروں پر زندگی کی تلاش میں مصروف عمل ہیں- سلسلہ کی پہلی کڑی انسان کا چاند پر قدم تھا اس کے بعد ماضی قریب میں مختلف ملکوں نے مختلف تجارب کی غرض سے اپنے اپنے سیارے خلا میں بھیجے- ان تجارب کو مستقل بنیادوں اور بہتر انداز سے کرنے کے لئے سوچ بچار ہوئی- چنانچہ ایک خلائی اسٹیشن کی تجویز سامنے آئی- کہ ایسا خلائی اسٹیشن تیار کیا جائے جو کہ خلا میں ایک لمبا عرصہ رہ کر نہ صرف مختلف تجربات کر سکے بلکہ گاہے بگاہے زمین سے چھوڑے جانے والے خلائی سیاروں کی رہنمائی بھی کر سکے- چنانچہ روس نے 1986ء میں پہلا خلائی اسٹیشن MIR تیار کیا جو کہ 15 سال خلا میں کامیابی سے تجربات مکمل کرنے کے بعد مورخہ 29 مارچ 2001ء کو آسٹریلیا سے 1200 کلومیٹر شمال مشرق کی جانب بحرالکاہل میں جا گرا- چونکہ خلابازوں کو پہلے سے اس کے گرنے کا پروگرام معلوم تھا اس لئے روسی خلا بازوں نے MIR2 کو خلا میں بھیجنے کا پروگرام بنایا- دوسری طرف امریکہ بھی اس دوڑ میں روس کے شانہ بشانہ چلنا چاہتا تھا چنانچہ اس نے اپنا خلائی اسٹیشن تیار کرنے کا منصوبہ بنایا-

1984ء میں امریکن صدر ریگن نے سکائی لیب کے بعد ایک اور امریکن خلائی اسٹیشن بنانے کا اعلان کیا- اور اس نے دوسرے ملکوں کو بھی اس منصوبہ میں شامل ہونے کی دعوت دی- کینیڈا، جاپان اور یورپ نے اس خلائی اسٹیشن جس کو امن کا نام دیا گیا تھا کے لئے امریکہ کا ساتھ دینے کی حامی بھری- اور اس سارے منصوبے کو امریکہ میں ہی پایہ تکمیل تک پہنچانا تھا-

NASA کی ناقص منصوبہ بندی اور خلائی اسٹیشن کے بارہ میں بعض منفی رجحانات اور سب سے بڑھ کر امریکہ کے بجٹ میں کمی ہونے کی وجہ سے متعدد دفعہ اس منصوبہ کو بند کرنے کا سوچا گیا- متعدد مرتبہ کانگرس میں یہ منصوبہ بالکل تھوڑے ووٹوں سے بال بال ملتوی ہوتے ہوتے بچا- عالمی حصہ داروں کے اس منصوبہ پر زرکثیر خرچ کرنے سے امریکہ اس کے راستہ کی دیوار نہ بن سکا- لیکن اس کے باوجود بعد کے سالوں میں اس منصوبہ کو کئی شکلیں دی گئیں اور کئی ارب ڈالر صرف اس تحقیق پر خرچ کر دیئے گئے کہ ایک مناسب قیمت پر خلائی اسٹیشن کیسے تیار کیا جائے-

دیوار برلن گرنے کے بعد 1993ء میں روس اور امریکہ نے اس منصوبہ کو اکٹھا چلانے کا ایک معاہدہ کیا امریکہ اور روس نے اپنے اپنے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے کئی ایک معاہدے کئے-

امریکہ نے روس کی گرتی ہوئی اقتصادی صورت حال سے دوہرا فائدہ اٹھایا- ایک طرف اس نے روسی سائنسدانوں کو اس بات کا پابند کیا کہ کسی بھی قسم کی تجارت اپنے ملک سے باہر کسی بھی ملک میں نہیں کریں گے کیونکہ امریکہ کو خطرہ تھا کہ اس طرح روس مختلف ممالک کو اٹامک انرجی فروخت کر سکتا ہے- مثلاً پاکستان، لیبیا، ایران، عراق وغیرہ اور کثیر زرمبادلہ کما سکتا ہے دوسری طرف روسی ٹیکنولوجی انتہائی سستے داموں خریدی گئی- چنانچہ روس نے ان معاہدوں کے نتیجہ میں اپنا MIR2 کا پروگرام ختم کر دیا اور امریکہ کے ساتھ مل کر ایک عالمی خلائی اسٹیشن ISS بنانے کا پروگرام بنایا گیا-

1994ء میں ISS کو آخری شکل دی گئی جس کو الفا کا نام دیا گیا- (ALPHA) امریکن کانگرس نے اپنے حصہ کی منظوری صرف ایک ووٹ کے فرق سے دی- منصوبہ کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے اور بار بار کے ردوبدل سے بچنے کے لئے 5 حصہ دار ممالک کے مابین ایک معاہدہ 1998ء میں لکھا گیا- جس میں انہوں نے اس منصوبہ کے مقاصد اور حدود تجویز کیں- کیونکہ اس منصوبہ کے دو بڑے فریق روس اور امریکہ تھے اس لئے خلائی اسٹیشن پر کمانڈ کو آپس میں انہوں نے بانٹ لیا-

یہ عالمی خلائی اسٹیشن اندازاً 2005/2004ء میں مکمل ہو گا اور پھر مستقبل میں ساتوں فریقوں کے خلا باز وہاں رہائش رکھ سکیں گے اس منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں تمام فریقوں کے خلائی اداروں نے تعاون کیا- ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں-

ESA-1 یورپین خلائی ادارہ
NASA-2 امریکن خلائی ادارہ
RSA-3 روسی خلائی ادارہ
NASDA-4 جاپانی خلائی ادارہ
CSA-5 کینیڈین خلائی ادارہ

مندرجہ بالا عالمی منصوبہ شروع کرنے سے پہلے عالمی ٹیکنیکل شرائط وضع کی گئیں- سب سے پہلے امریکن (SPACE SHUTTLE) سپیس شٹل کو روسی خلائی اسٹیشن MIR کے ساتھ ملا دیا گیا- اسی طرح امریکی اور روسی خلابازوں نے دوسرے ممبر ممالک کے خلابازوں سے روابط بڑھائے اور باہمی تبادلہ خیالات کیا- اور بعض ابتدائی تجربات بھی اکٹھے کئے-

خلائی اسٹیشن کے دو حصے ماڈل ZARYA جس کو UNITY_NODE1 بھی کہتے ہیں اور ماڈل SWESDA زمین کے اوپر 350 سے 400 کلومیٹر کی بلندی پر پچھلے چند سالوں سے چکر لگا رہے ہیں- یہ دونوں ماڈل بغیر کسی خرابی اور رکاوٹ کے اپنے مدار میں مسلسل چکر کاٹ رہے ہیں- دو سال کی تاخیر سے اوپر جانے والا ماڈل SWESDA اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ اس میں یورپین خلائی ادارے کی پہلی لیبارٹری کا ایک حصہ اوپر خلا میں بھیجا گیا تھا- اور لیبارٹری کے اس حصہ کو اس کا دماغ یا بورڈ کمپیوٹر کہتے ہیں 11 دسمبر 1998ء کو جب ماڈل UNITY_NODE1 اور ماڈل ZARYA خلا میں اکٹھے ہو گئے تو پہلی دفعہ خلا باز اس عالمی خلائی اسٹیشن میں داخل ہوئے-

امریکی خلاباز R. CABANA اور روسی خلا باز S.KRIKALJOW امریکن خلائی ایئرپورٹ ENDEAVOUR سے اس عالمی خلائی اسٹیشن میں منتقل ہوئے اور ISS میں سب سے پہلے اس بورڈ کمپیوٹر کو چلایا گیا- جس سے پھر دوسرے آلات آگے چلائے گئے- اس کے بعد متعدد مرتبہ دوسری خلائی شٹلوں کے ذریعہ دوسری اہم اشیاء اور آلات اوپر اس عالمی خلائی اسٹیشن میں لے جائے جاتے رہے ہیں اور ابھی تک یہ سلسلہ جاری ہے- اور ساتھ ساتھ انہیں وہاں اسٹیشن کے ساتھ فٹ کیا جا رہا ہے اور اس طرح اسے آہستہ آہستہ مکمل کیا جا رہا ہے-

اس شٹل مشن کے دوران خلائی اسٹیشن کو ایک مرتبہ مرمت بھی کرنا پڑا کیونکہ کچھ وقت کے لئے ISS کو خطرہ پڑ گیا تھا ہوا یوں کہ خلائی اسٹیشن جو کہ اپنے مدار میں گھوم رہا تھا اس کے اوپر جو سامان یہ زمین سے لے کر گئے تھے کی وجہ سے انجینئروں کو وقتی طور پر اس کے حدود اربعہ میں غلطی لگی اور اس بات کے امکان نظر آنے لگے کہ یہ کسی چیز سے ٹکرا جائے گا کیونکہ خلا میں بہت سے شہابیے وغیرہ بھی محو گردش ہیں لیکن انجینئروں کے اندازہ کے برخلاف وہ خطرناک شہابیے دور سے ہی گر گئے اور خطرہ ٹل گیا-

مورخہ 31 اکتوبر 2000ء کو باقاعدہ پہلی خلا بازوں کی ٹیم ISS میں مستقل رہائش کے لئے اوپر پہنچی اور اپنی تحقیقات کا آغاز کیا- یہ ٹیم جو کہ Baikonur کے خلائی ایئرپورٹ سے ISS کیلئے بلند ہوئی تھی اس میں تین خلا باز J.Gidsenko+S.Krikaljow- اور B.Shepherd شامل تھے- ان کا مشن ISS پر اپنا اور بعد میں آنے والا خلابازوں کے لئے رہائش کا انتظام کرنا تھا- دسمبر 2000ء میں ISS پر ایک مربع شکل کی شمسی توانائی سے بجلی پیدا کرنے والی ایک پٹی لگائی گئی- جس کی قیمت 600 ملین ڈالر ہے- اس پٹی کی مدد سے بجلی پیدا کی جائے گی جو کہ ISS کی ضروریات کو پورا کرے گی- اس مربع شکل کے ایک حصہ کی مرمت بھی خلا میں ہی کی گئی- اس سارے مشن کو Endeavour- Mission کا نام دیا گیا- اس مشن کے آخر پر خلابازوں کی ایک دوسری ٹیم اپنی پہلی ٹیم سے جا کر مل گئی تا کہ خلا میں کرسمس کو اچھے انداز سے منایا جا سکے- یہ دوسری ٹیم Endeavour-Crew شٹل کے ذریعہ ISS پر پہنچی-

شروع فروری 2001ء میں اٹلانٹس شٹل کے ذریعہ امریکن تحقیقی ماڈل Destiny کو ISS پر لے جایا گیا- یہ تحقیقی ماڈل جو کہ 16 ٹن وزنی ہے- ISS پر تحقیق کرنے کے علاوہ اس کو کنٹرول کرنے نیز ضرورت پڑنے پر سپلائی کے کاموں میں مدد دے گا- مورخہ 18 مارچ 2001ء کو Crew شٹل نے ISS کو چھوڑ دیا اور اپنے ہمراہ خلابازوں کی پہلی ٹیم کو واپس زمین پر لے آئی- آج کل تین نئے خلاباز J.Voss+ S.Helms اور ان کا کمانڈر روسی خلا باز J.Usatchew ISS پر تحقیقات کرنے کے ساتھ ساتھ اسے مزید منظم کر رہے ہیں ISS کی پہلی ٹیم مسلسل 4 ماہ اوپر خلا میں گزار کر واپس آئی ہے- اب جب کہ دوسری ٹیم جس کا اوپر ذکر ہوا ہے اوپر رہے گی-

اب میں آپ کے سامنے ISS کے حدود اربعہ کے مکمل اعداد و شمار پیش کرتا ہے جس سے آپ کو اس کی جسامت کا اندازہ ہو گا-

ISS کے پروں کی لمبائی ایک سرے سے دوسرے سرے تک 107 میٹر ہے جب کہ ایک پر کی لمبائی 80 میٹر ہے- پورے خلائی اسٹیشن کا مجموعی حجم 1200M3 ہے- ISS کا وزن 500 ٹن ہے- سورج کی روشنی سے بجلی پیدا کرنے والے پروں (یہ چار کونوں والے دو بڑے بڑے لوہے کے تختے ہیں) کا حدود اربعہ 4500M2 ہے اور اس سے 110KW بجلی پیدا ہوتی ہے- جو کہ ISS پر رہائش- تجربات اور دوسری ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے-

ISS مندرجہ ذیل حصوں کے اوپر خلا میں لے جا کر فٹ کرنے سے مکمل ہو گا- اور خلابازوں کا اندازہ ہے کہ سن 2005/2004ء تک مکمل ہو جائے گا- ان حصوں میں سے کچھ تو اوپر نہ چکے ہیں اور کچھ آئندہ جلدی اوپر فٹ

گے۔

1-6 تحقیقاتی لیبارٹریاں ان میں دو امریکہ دو روس ایک یورپ اور ایک جاپان کی ملکیت ہوگی۔

2-2 رہائشی مکان جس میں ایک امریکہ اور ایک روس کا ہوگا۔

3-ISS کے ساتھ ایسے اڈے فٹ کئے جائیں گے جن پر زمین سے آنے والی شٹلیں آکر جڑیں گی اور مختلف آلات اوپر ٹرانسفر کریں گی۔

4-چار ایسی شٹلیں تیار کی جائیں گی جو کہ ضرورت پڑنے پر تمام قسم کے آلات اور دوسری ضروری اشیاء زمین سے خلا میں لے کر جائیں گی۔ یہ شٹلیں ISS کے ساتھ ہی رہیں گی۔

5-ISS ہنگامی حالات کو کنٹرول کرنے کیلئے دو سسٹم شٹل اور کیپسول کی صورت میں تیار کر کے اوپر خلائی اسٹیشن کے ساتھ جوڑے گئے ہیں۔

6-مختلف ایسے ماڈل جو کہ ایندھن اور بجلی پیدا کریں گے اوپر ISS پر نصب کئے جائیں گے ان کے نام HTV+ATV+PROGESS+SPACE SHUTTLE ہیں۔

7-ISS سے سائنسدانوں کی ٹیموں کو واپس زمین پر لانے کے لئے مختلف ماڈل شٹل وغیرہ اوپر ہر وقت تیار رہیں گے۔ ان میں CRV+SOJUS+SPACE SHUTTLE شامل ہیں۔

8-ایک آزاد گھومنے والا Inspector ہوگا جو کہ ISS سے آگے خلا میں دور دراز تک تجربات کرنے میں مدد دے گا۔ اور یہ یورپ کی ملکیت ہوگا۔

ایک اندازہ کے مطابق یہ خلائی اسٹیشن جو کہ زمین سے تقریباً 400 کلومیٹر کی بلندی پر زمین کے گرد چکر لگا رہا ہے کو اوپر خلا میں فٹ کرنے کیلئے 650 گھنٹے کام کرنا پڑے گا۔ تب جا کر یہ اپنی حتمی صورت اختیار کرے گا۔ اس خلائی اسٹیشن کا حجم ایک فٹ بال گراؤنڈ کے برابر ہوگا۔ ISS زمین سے دوربین کے بغیر نظر نہیں آسکتا۔ اس کے بنانے اور چلانے کے لئے 10 ارب ڈالر کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔

یورپین حصہ دار ممالک مندرجہ بالا منصوبہ کے مندرجہ ذیل حصوں کو خلا میں فٹ کرنے میں مدد کرینگے۔

لیبارٹری Columbus۔ خلا بازوں کی ٹیم کو اوپر اور واپس لانے والا سسٹم (CTV) اسی طرح سامان اوپر لے جانے والا سسٹم (ATV) پھر آزاد گھومنے والا Inspector اور مختلف سپیئر پارٹ وغیرہ مثلاً Swesda کا بورڈ کمپیوٹر شامل ہیں۔

کچھ ایسی پروازیں بھی چلائی جائیں گی جو کہ حصہ دار ممالک کو تجربات سے موصول ہونے والے نتائج پہنچائیں گے۔ سامان لے کر اوپر ISS پر والے راکٹ کا نام Ariane ہے جو کہ وزنی 8.5 میٹر لمبا ہے یہ راکٹ 9 ٹن وزن لے کر اوپر ISS پر جائے گا۔ یہ راکٹ یورپین ٹیکنولوجی سے تیار کئے گئے ہیں۔ ان میں جرمنی اور اٹلی کا حصہ نمایاں ہے۔ لیکن پہلے منصوبوں کے مقابل پر اب نئے ماڈل کو آدھی جسامت کا بنایا جا رہا ہے۔ ہر سال تقریباً 500 تجربات اس لیبارٹری میں خلا میں کئے جاتے ہیں۔ ISS میں یورپ کا حصہ 6% ہے۔

اسی نسبت سے وہاں اوپر اسے تجربات کرنے کی اجازت ہے یورپین ممالک 51% کولمبس لیبارٹری کو استعمال کر سکتے ہیں اور ISS پر 8.5 فی صد تجربات کر سکتے ہیں۔ ان میں انرجی اور دوسرے اہم تجربات شامل ہیں۔ ISS کو مکمل کرنے کیلئے SPACE SHUTTLE کے ذریعہ آئندہ مستقبل میں مزید COF لیبارٹری اوپر بھیجی جائے گی اور اس کو جرمنی سے کنٹرول کیا جائے گا۔ اور اس کے تمام اخراجات یورپ برداشت کرے گا۔ اور یورپ امریکن خلائی ادارے NASA کو NODE2 اور NODE3 بھی دے گا اس کے علاوہ خلائی اسٹیشن پر سپلائی کیلئے تمام سسٹم کا کنٹرول فرانس کے شہر Toulouse میں CNES کنٹرول روم سے چلایا جائیگا اور وہیں اس کی نگرانی ہو گی۔

ISS کے مکمل ہونے کی حتمی تاریخ کا اعلان ماضی میں کئی مرتبہ کیا جا چکا ہے لیکن کسی نہ کسی وجہ سے اسے التوا میں ڈال دیا گیا۔ اب تک جو تاریخیں بتائی جا رہی ہیں وہ بھی کوئی حتمی نہیں ہیں کیونکہ کئی ناگزیر وجوہات کی بنا پر پورے منصوبہ کو پلاننگ کے مطابق چلانا مشکل ہو گیا ہے۔ بہر حال 2006ء تک مکمل ہونے کے قوی امکان ہیں۔

ISS اپنی شہرت اور انفرادیت کے لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہ آئندہ مستقبل میں زمین کے علاوہ دوسرے سیاروں پر زندگی کے آثار ڈھونڈنے اور دوسرے تجربات کیلئے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے شاید اسی لئے کئی لوگوں کی یہ دیرینہ خواہش ہے کہ چاہے چند لمحوں کے لئے ہی سہی خود اوپر خلا میں جا کر اس کو مشاہدہ کریں اور اپنی زندگی کا کچھ وقت وہاں گزاریں۔

چنانچہ دنیا کی تاریخ میں 60 سالہ Dennis Tito جو کہ امریکہ میں ایک بہت بڑی شیئر کمپنی کا مالک ہے۔ پہلا سیاح ہے جسے خلا میں صرف سیر کی غرض سے لے جایا گیا۔ گو کہ NASA نے اس کی مخالفت کی لیکن Dennis Tito کی دو کروڑ کی خطیر رقم کے معاوضہ میں روسی خلائی ادارے RSA نے اسے اوپر خلا میں لے جانے کی حامی بھری اور امریکن Dennis Tito جو کہ پہلے پائلٹ تھا اور خود پروفیشنل خلا باز بننے کی کوشش کر چکا تھا مئی کے شروع میں قزاقستان کے خلائی اڈے سے روسی خلائی شٹل کے ذریعہ ISS کے لئے روانہ ہوا اور ایک دن کے بعد ISS میں داخل ہوا اور پانچ دن وہاں گزارنے کے بعد خیر و خیریت سے زمین پر واپس اترا زمین پر اترتے وقت وہ خود چلنے کے قابل نہیں تھا اس لئے ویل چیئر پر بٹھایا گیا۔ Dennis Tito کے مطابق وہ جنت سے ہو کر واپس آیا ہے۔ اور اب تو RSA کے پاس ایک لمبی لسٹ ایسے امیر لوگوں کی آگئی ہے جو اوپر جانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ بلکہ بعض کمپنیوں نے آئندہ مستقبل میں ایسے خلائی جہاز تیار کرنے کا پروگرام بنایا ہے جو ISS پر تو نہیں البتہ زمین سے 150 کلومیٹر اوپر خلا تک لوگوں کو لے کر جائیں گے اور معاوضہ دو کروڑ سے بہر حال کم ہوگا۔

ایران

ایران جنوب مغربی ایشیا کے بڑے ملکوں میں سے ایک ہے۔ اس کے شمال میں آذربائیجان، ترکمانستان، تاجکستان واقع ہے۔ اس کے جنوب میں خلیج فارس، خلیج عمان اور بحیرہ عرب۔ مشرق میں افغانستان اور پاکستان اور مغرب میں ترکی اور عراق سرحدیں بناتے ہیں۔ 6.48 لاکھ مربع کلومیٹر پر پھیلے ہوئے ایران کی آبادی تقریباً چار کروڑ 34 لاکھ (1985ء) ہے۔

آب و ہوا پاکستان کی طرح یہاں گرمیوں میں سخت گرمی اور سردیوں میں کڑی سردی پڑتی ہے۔ تہران میں جولائی کا اوسط درجہ حرارت 27c اور جنوری کا اوسط درجہ حرارت 4c کے آس پاس رہتا ہے۔ دشت لوط میں گرمی کے دنوں میں درجہ حرارت 54c سے زیادہ ریکارڈ کیا جاتا ہے۔

ایران کی قدرتی نباتات میں چنار، دیودار، بیچ، چیڑ، ببول اور کانٹے دار جھاڑیاں قابل ذکر ہیں۔

قومی زبان فارسی ہے۔ بہت سے علاقوں میں کردی، دری، عربی اور انگریزی بھی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ ایران میں شرح خواندگی 54 فیصد ہے اور لوگوں کی اوسط عمر ساٹھ برس ہے۔

فصلیں گیہوں ایران کی خاص فصل ہے جو صوبہ خراسان کے مشہد علاقے میں کافی رقبہ پر اگائی جاتی ہے۔ جھیل رضیہ (عمریا)، حمادان، کرمان شاہ، اصفہان، شیراز اور خوزستان کے آبیار علاقوں میں بھی گیہوں کی کاشت کی جاتی ہے۔ گیہوں کے بعد جو دوسری سب سے اہم اناج کی فصل ہے۔ جو کی فصل بھی انہیں علاقوں میں بوئی جاتی ہے۔ جہاں گیہوں اگتا ہے۔ گیہوں کے مقابلے میں جو کی فصل جلد تیار ہوتی جاتی ہے۔

رقبے کے اعتبار سے چاول تیسری اہم فصل ہے۔ مکا، جوار، باجرہ اور دالیں زاگراس کے وسطی علاقے میں پیدا کی جاتی ہیں۔

پھل ایران کی خوبانی، پستہ، انجیر، انگور، اخروٹ، بادام، سنگترے، سیب اور خربوزے دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ جنوبی اور مغربی علاقے کی کھجور بھی دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ کھجوروں کا سب سے مشہور علاقہ آبنائے ہرمز کے آس پاس ہے۔ خزستان اور شط العرب کے علاقوں میں کھجور کے باغیچے ہیں۔

زمانہ قدیم میں ایران میں ریشم کے کیڑے پالنے کا کاروبار ہوتا رہا ہے۔ دیگر فصلوں میں چقندر، چائے، چارہ، گنا، جوٹ، تمباکو، پھل اور سبزیاں قابل ذکر ہیں۔ البرز پہاڑ کے شمالی ڈھلانوں اور تالش پہاڑ کے ڈھلانوں پر چائے کے باغیچے ہیں۔

معدنیات پٹرولیم ایران کا سب سے اہم معدن ہے جس کے سینکڑوں کنویں ملک کے جنوب مغربی علاقوں میں ہیں۔ البرز کی پہاڑیوں میں سے کوئلہ نکالا جاتا ہے۔

ایران کا فیروزہ دنیا بھر میں مشہور ہے۔ فیروزہ کے ذخائر نیشاپور کے آس پاس ہیں۔ کئی مقامات پر زمرد اور رباکسائیٹ بھی نکالا جاتا ہے۔

صنعت و حرفت گزشتہ چند برسوں میں ایران میں صنعتی میدان میں نمایاں ترقی کی ہے۔ پٹرولیم صاف کرنا اور پٹرولیم سے دیگر چیزیں تیار کرنا ایران کی سب سے بڑی صنعت ہے۔ ملک کی کل آمدنی کا 54 فیصد پٹرولیم سے حاصل ہوتا ہے۔ ایرانی قالین دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ ایرانی قالینوں میں اون اور ریشم کا استعمال کیا جاتا ہے۔ تبریز، سلطان آباد، کرمان، تہران، شیراز، حمادان، خرم آباد ایرانی قالین کے لیے مشہور ہیں۔

بندرگاہیں ابادان ملک کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے جس کو 1910ء میں اینگلو ایرانین تیل کمپنی نے تعمیر کیا تھا۔ ابادان سے 18 کلومیٹر کی دوری پر واقع خرم شہر سے ملک کا زیادہ تر سامان برآمد کیا جاتا ہے۔ بندر عباس ایران کی دوسری بڑی بندرگاہ ہے جس سے ہر سال تقریباً بیس لاکھ ٹن سامان درآمد اور برآمد کیا جاتا ہے۔ دیگر بندرگاہوں میں بندر شاہ پور انزلی (پہلوی) چھوٹی بندرگاہیں ہیں۔

مصفی خون رسونت، ریوند چینی، برگ نیم، چاسکو، ہم وزن سفوف بنائیں۔ دو رتی دن میں دو بار خارش اور جلدی امراض میں مفید ہے۔

پائیوریا پھٹکڑی بریاں دس تولہ۔ گل سرخ نیلا تھوتھا تین ماشہ۔ سفوف بنالیں۔ رات کو سونے سے قبل دانتوں پر ملیں۔

اطلاعات و اعلانات

تکمیل حفظ قرآن

عزیزہ نداء النصر بنت انوار احمد صاحب انوار مربی سلسلہ نے گیارہ سال کی عمر میں قرآن حفظ کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ عزیزہ وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ نصرت جہاں اکیڈمی سے پانچویں جماعت پاس کرنے کے بعد حفظ کا سلسلہ شروع کیا اور ایک سال پانچ ماہ بارہ دن کی مدت میں حفظ کرلیا۔ اس موقع پر 3۔ اکتوبر 2001ء کو تقریب منعقد ہوئی جس میں بزرگان سلسلہ نے بھی شرکت کی۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ نے دعا کروائی۔

درخواست دعا

مکرم نفیس احمد عتیق صاحب مربی سلسلہ کے والد مکرم عتیق احمد قریشی صاحب راولپنڈی کے مثانے کا اپریشن ہوا ہے۔ آپریشن کے بعد انفیکشن ہوگئی ہے۔ شوگر کی تکلیف بڑھنے سے زخم ٹھیک نہیں رہا۔ جس کی وجہ سے تیز بخار ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم مبشر احمد طاہر صاحب نگران حلقہ خدام الاحمدیہ جنڈ بھروانہ لکھتے ہیں کہ میرے والد مکرم حاجی احمد صاحب جماعت احمدیہ چاہ کوروالہ ضلع جھنگ بوجہ دل کی بیماری فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اسلم صاحب ایم۔اے (سوکس) ریٹائرڈ ٹیچر محلہ دارالنصر ربوہ مورخہ 27 ستمبر 2001ء بروز جمعرات صبح آٹھ بجے فضل عمر ہسپتال میں حرکت قلب بند ہو جانے سے اچانک وفات پاگئے۔ مرحوم مکرم راجہ عبدالقدیر صاحب محلہ دارالنصر کے داماد تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عصر بیت اقبال کے سامنے مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی نے پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ بعد ازاں عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب قمر ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) نے دعا کروائی۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

صوبہ سندھ کے میڈیکل کالجز میں داخلہ کے امیدواران اپنی درخواستیں 15 اکتوبر 2001ء تک لیاقت یونیورسٹی اور میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز میں جمع کروادیں۔
مزید معلومات کے لئے ڈان 2001-9-29

محی الدین اسلامک یونیورسٹی لاہور کیمپس نے

1- BS(Hons) Computer Science
2- BS(Hons) Information Technology
3- Ms Computer Science
4- Ms Information Technology

میں داخلے کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 17 اکتوبر 2001ء ہے
مزید معلومات کے لئے جنگ 2001-10-1

ہیلے کالج آف کامرس لاہور نے B.Com میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 2001-10-13 ہے
مزید معلومات کے لئے جنگ 2001-10-3

گورنمنٹ کالج لاہور نے ایم۔ایس۔سی کمپیوٹر سائنس میں داخلے کا اعلان کر دیا ہے۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 10 اکتوبر 2001ء ہے
مزید معلومات کے لئے جنگ 2001-10-4

کوئین میری کالج لاہور نے بی۔اے / ایف۔ایس۔سی میں داخلے کا اعلان کر دیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 8 اکتوبر ہے۔

بقیہ صفحہ 1

6۔ درخواست دینے کا طریقہ کار

(i) سادہ کاغذ پر بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ درخواست بھجوانا ہوگی۔
(ii) درخواست کے ساتھ انٹرمیڈیٹ کی سند یا Marks Sheet کی فوٹو کاپی پر بھی مکرم صدر جماعت/امیر صاحب ضلع کی تصدیق لازمی ہے۔ تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

7۔ انعام کے مستحق قرار پانے والے طلبہ کو ان کی درخواست پر مندرج ایڈریس پر اطلاع کر دی جائے گی۔

8۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 30۔ نومبر 2001ء تک بڑھا دی گئی ہے۔ اس کے بعد آنے والی کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔ (نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

روسی طیارہ تباہ، 77 یہودی ہلاک روس کا ایک چارٹرڈ طیارہ فضا میں دھماکے سے تباہ ہوگیا۔ اس کا ملبہ بحیرہ اسود میں گرا۔ حادثے میں سوار تمام 77۔ افراد ہلاک ہوگئے۔ طیارہ تل ابیب سے سائبیریا جا رہا تھا۔ روس کے حکام نے دہشت گردی کا امکان مسترد نہیں کیا۔ اسرائیل نے تل ابیب سے تمام پروازیں معطل کر دی ہیں۔ طیارے کے تمام مسافر اسرائیلی تھے۔ تباہ ہونے والے طیارے کے قریب پرواز کرنے والے دوسرے طیارے کے پائلٹ نے بتایا کہ طیارے میں دوسرا دھماکہ سمندر میں گرنے کے بعد ہوا۔ روسی صدر نے کہا ہے کہ ہمیں سمندری مشکلات کے باوجود امدادی کام سرانجام دینا ہے۔

نیب کو خود مختار بنایا جائے گا قومی احتساب بیورو کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل خالد مقبول نے کہا ہے کہ صدر مشرف کی ہدایت پر نیب کو خود مختار ادارہ بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ نیب کا ہدف کسی فرد کی کرپشن نہیں بلکہ ادارہ کی کرپشن کو ختم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کوآپریٹو متاثرین کے بعد اب صدر کی ہدایت پر تاج کمپنی کے متاثرین کو ان کی رقوم واپس دلانے کے لئے کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ وہ ریجنل احتساب بیورو پنجاب میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

پاکستان کو بدنام کرنے کی ناکام بھارتی سازش بھارت کی جانب سے اپنے ایک مسافر طیارے کے اغواء کا ناکام ڈرامہ رچانے پر دنیا بھر میں حیرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ آدھی رات کو مسلسل چار گھنٹے پوری دنیا کے ساتھ سنگین مذاق کیا جاتا رہا۔ عالمی میڈیا نے طیارے کے اغوا کی خبر بریکنگ نیوز کے طور پر نشر کی۔ لیکن بعد میں کہا گیا کہ یہ اطلاع جھوٹی ہے۔ مبصرین اور عالمی ذرائع ابلاغ نے بتایا کہ یہ پاکستان کو دہشت گرد ملک قرار دلانے کے بھارتی منصوبے کا ایک حصہ تھا۔

طالبان پر حملے کا وقت آ گیا ہے برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے کہا ہے کہ امریکہ میں دہشت گردی کے حملوں میں اسامہ بن لادن کا ہی ہاتھ ہے۔ جس میں کسی شک وشبے کی گنجائش نہیں۔ برطانوی پارلیمنٹ کے ہنگامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 19 ہائی جیکرز میں سے 3 کا اسامہ بن لادن سے تعلق ثابت ہو چکا ہے۔ ان میں سے ایک افریقہ میں امریکی سفارتخانوں اور امریکی بحری جہاز پر حملے میں بھی ملوث تھا۔ انہوں نے طالبان حکومت کو خبردار کیا کہ وہ اسامہ بن لادن اور ان کی تنظیم القاعدہ کے دیگر ساتھیوں کو امریکہ کے حوالے کردے ورنہ ہم انہیں دشمن تصور کریں گے اور ان کی حکومت ختم کر دی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں عالمی برادری نے مثالی ساتھ دینے کا اعلان کیا ہے اور یہ اتحاد بہت مضبوط ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام مغربی ملکوں کو دہشت گرد حملوں کا خطرہ ہے انہیں دفاع کے لئے متحد ہو جانا چاہئے۔

اسامہ افغانستان سے نکلنے کے لئے وقت اور جگہ خود منتخب کریں گے امریکہ و برطانیہ افغانستان پر حملے کی بجائے تاریخ سے سبق حاصل کریں اور طالبان کا اقتدار ختم کرنے کی دھمکی دے کر خدائی دعویٰ نہ کریں۔ اسامہ طالبان کی خصوصی فورس کی تحویل میں ہیں۔ ملا عمر نے افغان کونسل کے فیصلے سے آگاہ کرتے ہوئے انہیں اختیار دیا ہے کہ وہ افغانستان سے نکلنے کے لئے وقت اور جگہ کا خود انتخاب کریں۔ قندھار میں طالبان کی بجائے عرب مجاہدین کے اقتدار کی باتیں محض افواہ ہیں۔ وہاں 13 ہزار عرب مجاہدین نہیں ہیں۔ شمالی اتحاد کی قیادت کمیونسٹ جنرل کے پاس جانے اور ظاہر شاہ کے ساتھ سمجھوتے سے طالبان کو نقصان نہیں بلکہ فائدہ ہے۔ افغان عوام کسی کٹھ پتلی حکومت کو قبول کریں گے نہ باہر سے مسلط کردہ کسی شخص کی حاکمیت کو تسلیم کریں گے۔

امریکی وزیر دفاع کی سعودی حکام سے ملاقات بین الاقوامی سطح پر دہشت گردی کے خلاف ممکنہ امریکی کارروائی کے بارے میں عالمی لیڈروں کو آگاہ کرنے کے لئے سعودی عرب کے دورے پر آئے ہوئے امریکی وزیر دفاع ڈونلڈ رمز فیلڈ نے ریاض میں سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فہد اور شہزادہ عبداللہ سے ملاقات کی۔ انہوں نے ملاقات میں کہا عالمی برادری دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے اطلاعات کے تبادلہ اور سفارتی سطح پر تعاون کرے۔ تاکہ دہشت گردوں کا نیٹ ورک توڑا جا سکے۔

اوڑی میں بم دھماکہ 3 بھارتی فوجی ہلاک مقبوضہ کشمیر کے اوڑی ضلع کے ایک قصبے میں بھارتی فوج کی ایک پارٹی لاش بم کا شکار ہوگئی۔ بم دھماکے میں تین فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق فوج کی ایک گشتی پارٹی معمول کے گشت پر تھی کہ اسے ایک لاش نظر آئی۔ فوجی اہلکار لاش اٹھانے گئے تو اس میں بم نصب تھا جو موقع پر ہی پھٹ گیا جس سے تین فوجی ہلاک ہوگئے۔

پاکستان طالبان کو اب بھی فوجی سامان دے رہا ہے بھارت نے کہا ہے کہ وہ انٹیلی جنس، دہشت گردی کے کیمپوں اور خطے کی مجموعی صورتحال کے بارے میں معلومات فراہم کر رہا ہے۔ امریکہ کی قیادت میں قائم عالمی اتحاد کی طالبان کے خلاف کارروائی فوجی نوعیت کی ہوگی۔ مزید کہا ہے کہ پاکستان طالبان کو اب بھی فوجی ساز وسامان دے رہا ہے۔

حلق، ٹانسلز کا موثر اور آزمودہ علاج
GHP-383/GP
ٹانسلز۔ گلے کے امراض
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25
عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 5-اکتوبر: گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 17 زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

☆ ہفتہ 6-اکتوبر غروب آفتاب: 5-51

☆ اتوار 7-اکتوبر طلوع فجر: 4-42

☆ اتوار 7-اکتوبر طلوع آفتاب: 6.03

پاکستان نے امریکی ثبوت درست مان لئے

امریکہ نے پاکستان کو اضافی شہادتیں بھی فراہم کردی ہیں۔ جنہیں پاکستان نے اسامہ بن لادن کے خلاف فرد جرم عائد کرنے کے لئے کافی قرار دیا ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے اسلام آباد میں بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ یہ شہادتیں 11 ستمبر سے پہلے اور اس تاریخ کو ہونے والے دہشت گردی کے دونوں واقعات سے متعلق ہیں۔ انہوں نے کہا واقعات کو بہت تیزی سے رونما ہو رہے ہیں۔ وہ مزید کوئی وفد قندھار بھجوانے کو خارج از امکان بھی قرار نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ نے ابتدائی شہادتوں کے بعد اضافی شہادتیں بھی فراہم کی ہیں جو ہم نے دیکھ لی ہیں۔

پاکستان میں ہنگامی اقدامات

پاکستان میں کسی ہنگامی صورتحال میں حکام کی مدد کیلئے شہری دفاع کے رضاکاروں کو طلب کرلیا گیا۔ وزارت داخلہ کے سینئر حکام کا کہنا ہے کہ اس اضافی فورس کو داخلی بدامنی اور افغان مہاجرین کی بڑی تعداد میں آمد کی وجہ سے بلا لیا گیا ہے۔ صوبائی حکومتوں سے کہا گیا ہے کہ وہ ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے شہری دفاع کے رضاکاروں کو تعینات کریں کیونکہ ملکی صورتحال اس قسم کے اقدامات کا تقاضا کرتی ہے۔ یہ رضاکار پولیس اور سول حکام کی مدد کریں گے تاہم وزارت کو ان رضاکاروں کو حتمی تعداد کا علم نہیں جو صوبائی اور ضلعی سطح پر رجسٹرڈ ہیں۔

کراچی میں فائرنگ سے چھ جاں بحق

محمود آباد کراچی میں مسلح دہشت گردوں نے امام بارگاہ پر اندھا دھند فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں کم از کم 6 افراد ہلاک اور 15 سے زائد زخمی ہوگئے۔ جاں بحق ہونے والوں میں ایک کمسن بچہ بھی شامل ہے۔ واقعہ کے بعد علاقے میں خوف وہراس اور کشیدگی کی فضا پھیل گئی۔

مدرسوں کی سرگرمیوں پر تشویش ہے

امریکہ نے پاکستان میں مدارس کی سرگرمیوں کے حوالے سے پاکستان کو اپنی تشویش سے آگاہ کیا ہے۔ امریکی سفیر نے مذہبی امور کے وفاقی وزیر سے ملاقات کی اور ان سے مدارس کے نظام، مقاصد، سرگرمیوں اور ذرائع آمدن کے حوالے سے بات چیت کی۔ وفاقی وزیر نے امریکی سفیر کو بتایا کہ پاکستان میں دینی مدارس سماجی و مذہبی کام کر رہے ہیں۔ ان مدارس میں دس لاکھ سے زائد طلبہ کو مفت خوراک، رہائش اور تعلیم دی جاتی ہے۔ امریکی سفیر نے وفاقی وزیر سے گفتگو کرتے ہوئے کہا دہشت گردی کے خلاف امریکی مہم اسلام کے خلاف نہیں اور نہ ہی یہ کسی ملک میں بسنے والے مسلمانوں کے خلاف ہے۔

پاکستان خود دہشت گردی کا شکار ہے

امریکہ میں پاکستان کی سفیر ڈاکٹر ملیحہ لودھی نے دہشت گردی کے خلاف بین الاقوامی کارروائی میں پاکستان کی حمایت کا اعادہ کیا ہے۔ وہ واشنگٹن میں کانگرس کی خاتون ارکان کے گروپ کے خصوصی اجلاس سے خطاب کر رہی تھیں۔ گروپ کی صدر جوانیتا فلندر رکلازیلڈ نے انہیں خصوصی طور پر مدعو کیا تھا اجلاس میں خواتین کی تنظیموں کی عہدیدار کانگرس کا عملہ اور ذرائع ابلاغ کے ارکان بھی شریک ہوئے۔ انہوں نے کہا پاکستان خود دہشت گردی کا شکار ہے۔ اس لئے پاکستان کے عوام 11 ستمبر کے واقعہ میں ہزاروں بے گناہ امریکیوں کے ہلاک ہونے کے دکھ کو پوری طرح سمجھتے ہیں اور اس دکھ میں برابر کے شریک ہیں۔

بھارتی طیارے کا ڈرامہ انتہائی لغو اور بھونڈا ہے

دفتر خارجہ نے بھارتی قیادت کی طرف سے حالیہ دنوں میں آزاد کشمیر پر حملے کی دھمکیوں کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ آزاد کشمیر سمیت پاکستانی خطے کے ہر ایک انچ کے تحفظ اور دفاع کے لئے پاکستان پوری طرح تیار ہے۔ بھارتی طیارے کے اغوا کے ڈرامے نے ایک بار پھر بھارتی عزائم کا پول کھول دیا ہے اور پاکستان کو اس واقعہ میں بھارتی میڈیا کے کردار پر انتہائی افسوس ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارتی طیارے کے اغوا کے ڈرامے کا پاکستان سمیت پوری دنیا نے نوٹس لیا ہے۔ یہ واقعہ انتہائی بھونڈا اور لغو ہے۔

28-ارب کے قرضے معاف کرانا ضروری ہوگیا ہے

اقتصادی ماہرین معیشت دانوں، صنعت کاروں اور تاجروں نے پاکستانی معیشت کو درپیش خطرات کے مقابلہ کے لئے حکومت کو طویل المیعاد قلیل المیعاد اور ہنگامی منصوبہ بندی پر زور دیا اور مشورہ دیا ہے کہ اس مقصد کے لئے تمام طبقوں کو اعتماد میں لیا جائے اور صورتحال کی روزانہ مانیٹرنگ کی جائے۔ مقررین نے معیشت کے نئے ڈھانچے کے لئے پاکستان کو مستقبل میں ممکنہ امداد اور قرضوں کے صحیح استعمال، موجودہ قرضوں اور ان کی ادائیگی کے لئے نئے انتظامات، اقتصادی اور معاشی ترجیحات کے ازسرنو تعین اور زراعت کے کردار کو زیادہ جاندار بنانے پر زور دیا۔

افسروں سے گاڑیاں واپس لینے اور ٹرانسپورٹ الاؤنس دینے پر غور

حکومت اعلیٰ سول اور فوجی افسروں سے گاڑیوں کی سہولت واپس لے کر اس کی جگہ انہیں ٹرانسپورٹ الاؤنس دینے پر غور کر رہی ہے۔

بجلی بند رہے گی

☆ محکمہ واپڈا کی اطلاع کے مطابق محلہ دارالعلوم، دارالنصر اور دارالبرکات میں 6 اکتوبر سے 10 اکتوبر تک روزانہ 9 سے پانچ بجے تک بجلی بند رہے گی۔

گلشن احمد نرسری کی خدمات کا وسیع دائرہ

☆ گلشن احمد نرسری آپ کی ہر قسم کی بہترین خدمت کے لئے حاضر ہے۔

1-ولایتی پھولوں کی پنیریاں
2-پھولوں کی خوشبودار جھاڑیاں
3-سبزیوں کے بیج
4-پھلدار پودے
5-فینسی خالی گملے
6-سجاوٹی باسکٹ مع پودے اور لٹکانے کے آلات
7-گملوں میں سبزے اور دیگر ادویات، کھاد
8-گارڈن کی سجاوٹ کے لئے تجربہ کار آدمی
9-نرسری کے تمام آلات مثلاً کسی، رمبا، کھرپہ، درانتی

مندرجہ بالا تمام چیزیں اور خدمات رعایتی نرخوں پر میسر ہیں۔ نرسری آپ کی خدمت کے لئے صبح 7 بجے سے رات 8 بجے تک کھلی رہتی ہے۔ (نگران گلشن احمد نرسری)

بہترین میٹیریا میڈیکا اور بہترین ریپرٹری کی موضوعاتی تعلیم بذریعہ ڈاک ٹیوشن کے لئے
ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
31/55 علوم شرقی ربوہ ☎ 212694

دانتوں کے ماہر معالج
شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ ربوہ-
فون نمبر 213218

صحت صرف معیاری ادویات کے ساتھ
بااعتماد ہومیوپیتھک جرمن و لوکل ادویات مثلاً پوٹینسیز-مدر ٹنکچرز بائیوکیمک ادویات نیز گولیاں ٹکیاں شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب بہتر معیار اور مناسب قیمت کے ساتھ 40 سال سے آپ کی خدمت میں کوشاں
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گول بازار ربوہ

ضرورت ہے
1-سیلزمین (جو ڈرائیونگ جانتے ہوں)
2-عمر 25 تا 35 سال 3-تعلیم کم از کم میٹرک
پتہ برائے رابطہ میاں بھائی پٹہ کمانی فیکٹری
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور فون 16-7932514

پرانی اور نئی کاروں کی خرید وفروخت کے لئے تشریف لائیں نیز نئی کاریں ٹیوٹا-ڈائے ہاٹسو نقد اور آسان اقساط پر بھی دستیاب ہیں
کاہلوں موٹرز
سرگودھا روڈ ربوہ ☎ 04524-214514

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61